اسلامی معاشرت میں خواتین کا کردار: جدید دور میں حقوق اور فرائض کی تفہیم

The Role of Women in Islamic Society: An Understanding of Rights and Duties in Modern Times

Hafiza Kiran Saba[1]

Abstract:

This paper explores the role of women in Islamic society, emphasizing their rights and responsibilities within a contemporary context. It begins by highlighting the historical status of women before the advent of Islam, where they faced considerable oppression and denial of rights. In contrast, Islamic teachings fundamentally transformed this landscape by granting women essential rights, including education, inheritance and economic independence, thereby enhancing their social status. The paper discusses the significance of education as a fundamental right for women, supported by Islamic teachings that encourage the pursuit of knowledge for all, regardless of gender. In modern society, women actively participate in various fields, fulfilling roles as educators, professionals and leaders, thus demonstrating their capabilities and contributions. However, challenges such as gender discrimination, educational disparities and societal pressures persist, impacting women's empowerment. The paper also addresses the responsibilities of women in maintaining family structures and societal well-being, emphasizing their critical role in nurturing future generations. By analyzing these dynamics, the paper argues for the necessity of aligning contemporary practices with Islamic principles to ensure women's rights are recognized and upheld. It concludes that fostering a deeper understanding of women's roles within the framework of Islamic teachings can lead to a more equitable and just society, where women are empowered to fulfill their potential and contribute positively to their communities.

Keywords: *Islamic society, women empowerment, family structure, contemporary practices*

تعارف

اسلامی معاشرت میں خواتین کا کردار ایک اہم موضوع ہے جو معاشرتی، ثقافتی اور مذہبی پہلوؤں سے جڑا ہوا ہے۔ اسلام نے خواتین کو ایک معزز مقام عطا کیا ہے اور ان کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ابتدائی اسلامی دور سے ہی خواتین نے مختلف شعبوں میں نمایاں کردار ادا کیا، چاہے وہ تعلیم ہو، تجارت ہو یا سماجی خدمات۔ آج کے جدید دور میں، خواتین کے حقوق اور فرائض کی تفہیم ایک نہایت اہم مسئلہ بن چکی

[1]. Lecturer of Islamic Studies, Department of Basic Sciences and Humanities, MNS University of Engineering and Technology, Multan

ہے۔ جیسے جیسے دنیا میں تبدیلیاں آرہی ہیں، خواتین کی زندگیوں میں بھی نئے چیلنجز اور مواقع سامنے آرہے ہیں۔ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر کوششیں کی جارہی ہیں، لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کے تناظر میں خواتین کے حقوق اور فرائض کو سمجھیں۔ اس مضمون میں، ہم اسلامی معاشرت میں خواتین کے کردار کو جدید دور کے تناظر میں دیکھیں گے، یہ سمجھیں گے کہ اسلام نے ان کو کیا حقوق دیے ہیں، اور ان کے فرائض کیا ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم یہ بھی جائزہ لیں گے کہ کیسے خواتین کو ان کے حقوق فراہم کیے جا سکتے ہیں اور ان کی حیثیت کو مزید مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ یہ تحقیق اس بات کی وضاحت کرے گی کہ خواتین کا کردار اسلامی معاشرت میں نہایت اہم ہے، اور ان کے حقوق اور فرائض کی تفہیم ہر ایک کے لیے ضروری ہے تاکہ ہم ایک متوازن اور ہموار معاشرہ قائم کر سکیں۔

تاریخی پس منظر: قبل از اسلام خواتین کی حالت

اسلام سے قبل عرب معاشرہ سماجی، اخلاقی اور معاشرتی طور پر انحطاط کا شکار تھا، اور خاص طور پر خواتین کے ساتھ سلوک انتہائی غیر منصفانہ اور ظالمانہ تھا۔ جاہلی دور میں خواتین کو نہ صرف معاشرتی اور قانونی حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا، بلکہ انہیں اکثر غیر انسانی سلوک کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا۔ قرآن اور حدیث کے تناظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کے حقوق کے حوالے سے ایک انقلابی تبدیلی کی، لیکن قبل از اسلام خواتین کو جن مسائل کا سامنا تھا، ان کو سمجھنا ضروری ہے۔

۱۔ وراثت میں حق کی کمی:

دور جاہلیت میں عرب معاشرت میں خواتین کو وراثت میں کوئی حق نہیں دیا جاتا تھا۔ صرف مردوں کو ہی خاندان کے سربراہ کے طور پر جائیداد کا مالک سمجھا جاتا تھا، جبکہ خواتین کو مال و دولت میں کسی قسم کا حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ اس غیر منصفانہ رویے کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا○"[2]

"مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔"

۲۔ بچیوں کو زندہ دفن کرنے کا رواج:

قبل از اسلام عرب معاشرت میں ایک سنگین رسم بچیوں کو زندہ دفن کرنے کی تھی، جو جہالت اور غربت کی علامت تھی۔ یہ عمل بعض قبائل میں رائج تھا جہاں بچیوں کو بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں اس وحشیانہ رسم کی مذمت کی گئی:

"وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ○بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ○"[3]

"اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟"

---

[2] النساء، ۴: ۷۔ Al-Nisa, 4:7

[3] التکویر، ۸۱: ۸-۹۔ Al-Takweer, 81:8-9.

یہ آیت اس ظلم کی طرف اشارہ کرتی ہے جو قبل از اسلام عورتوں پر ڈھایا جاتا تھا اور اسلام کے آنے کے بعد اس ظلم کا خاتمہ ہوا۔

۳۔ خواتین کی حیثیت بحیثیت ملکیت:

قبل از اسلام خواتین کو مردوں کی ملکیت سمجھا جاتا تھا۔ بیویوں کو وراثت میں منتقل کیا جاتا تھا، اور ان کی مرضی کے بغیر انہیں نئے نکاح میں دیا جاتا تھا۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"جاہلیت میں عورتیں مردوں کی ملکیت سمجھی جاتی تھیں اور انہیں بغیر کسی حق کے وراثت میں ملتا تھا۔"[4]

۴۔ شادی اور طلاق کے معاملات:

جاہلی عرب معاشرت میں مردوں کو شادی اور طلاق میں مکمل آزادی تھی۔ وہ جتنی چاہے شادیاں کر سکتے تھے اور جب چاہے طلاق دے سکتے تھے، جبکہ خواتین کو اس حوالے سے کوئی اختیار نہیں تھا۔ مرد اکثر اپنی بیویوں کو طلاق دیتے اور پھر واپس لے لیتے تھے، تاکہ انہیں دوبارہ شادی سے روکا جاسکے۔ قرآن میں اس رویے کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ"[5]

"طلاق دو بار ہے، پھر یا تو بھلائی کے ساتھ رکھنا یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کرنا۔"

۵۔ خواتین کی مجموعی معاشرتی حیثیت:

عرب معاشرت میں خواتین کی مجموعی حیثیت بہت کمزور تھی۔ ان کو معاشرتی اور عوامی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی، اور انہیں صرف خانگی امور تک محدود رکھا جاتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے:

"جاہلیت کے دور میں ہم عورتوں کو کوئی چیز نہ سمجھتے تھے، لیکن جب اسلام آیا تو اللہ نے ان کے حقوق مقرر کیے۔"[6]

قبل از اسلام خواتین کی حالت نہایت افسوسناک تھی، جہاں انہیں نہ صرف معاشرتی حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا بلکہ وہ اکثر ظلم و زیادتی کا شکار ہوتی تھیں۔ اسلام نے آکر خواتین کو ان کے حقوق دیے، ان کی عزت بحال کی، اور انہیں معاشرتی اور قانونی حقوق فراہم کیے۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کے مقام کو بلند کیا اور ان کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کا خاتمہ کیا۔

خواتین کے حقوق: قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام نے خواتین کو ایک بلند مقام عطا کیا ہے اور ان کے حقوق کا تفصیلی تذکرہ قرآن و سنت میں ملتا ہے۔ ان حقوق کو سمجھنے کے لیے ہمیں قرآن مجید کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا مطالعہ کرنا ہوگا، جو ہمیں خواتین کے حقوق کے بارے میں واضح رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

---

[4]۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۵۱۳۰۔
Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al-Jame Al-Sahih*, Riyadh: Dar us Salam li Nashr wa Al Touzih, 1999, H.No. 5130

[5]۔ البقرہ، ۲: ۲۲۹۔
Al-Baqarah, 2:229

[6]۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۲۵۷۔
Bukhari, Al-Jame Al-Sahih, H. No. 6257

۱۔ تعلیم کا حق:

اسلام میں خواتین کو تعلیم کا حق دیا گیا ہے اور ان کے لیے علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"[7]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اسلام میں خواتین کی تعلیم کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے، اور انہیں علم حاصل کرنے سے روکنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

۲۔ وراثت میں حق:

اسلام نے خواتین کو وراثت میں حصہ دینے کا حکم دیا ہے، جو جاہلیت کے دور میں نہیں تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا۔"[8]

"مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔"

یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اسلام نے خواتین کو وراثت کا حق دیا ہے، چاہے وہ بیٹی، ماں، بہن یا بیوی ہوں۔

۳۔ نکاح میں مرضی کا حق:

اسلام نے خواتین کو نکاح کے معاملے میں اپنی مرضی کا حق دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے، اور اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہے۔"[9]

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو نکاح کے معاملے میں آزادی دی گئی ہے اور اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کرنا جائز نہیں۔

۴۔ عزت اور وقار کا تحفظ

اسلام نے خواتین کی عزت اور وقار کے تحفظ پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن مجید میں حکم دیا گیا:

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ"[10]

"اور اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو، اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو ظاہر نہ کرو۔"

7۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۲۲۴۔
Ibn e Majahm Muhammad bin Yazid, *Al-Sunan*, Riyadh: Dar us Salam li Nashr wa Al Touzih, 1999, H.No.224

8۔ النساء، ۴:۷۔
Al-Nisa, 4:7

9۔ مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۱۴۲۱۔
Muslim bin Al Hujjaj, *Al-Jame Al-Sahih*, Riyadh: Dar us Salam li Nashr wa Al T ouzih, 1999, H.No.1421

10۔ الاحزاب، ۳۳:۳۳۔
Al Ahzab, 33:33

یہ آیت خواتین کو باوقار زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے اور انہیں معاشرتی عزت و وقار کے ساتھ جینے کا حق فراہم کرتی ہے۔

۵۔ شوہر اور بیوی کے حقوق میں توازن

اسلام نے شوہر اور بیوی کے حقوق میں توازن رکھا ہے، تاکہ خاندان میں امن و سکون قائم رہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ"[11]

"اور ان (عورتوں) کا حق (مردوں پر) اسی طرح ہے جس طرح ان پر (مردوں کا) حق ہے، دستور کے مطابق۔"

اس آیت کے مطابق، شوہر اور بیوی کے حقوق برابر ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۔ معاشی حقوق

اسلام نے خواتین کو معاشی طور پر خود مختار بنایا ہے۔ خواتین کو اپنے مال و دولت پر مکمل اختیار دیا گیا ہے، اور انہیں اپنے مال کو خرچ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ"[12]

"مردوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے۔"

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں خواتین کو اپنے مال و دولت پر مکمل اختیار دیا گیا ہے۔

۷۔ طلاق کا حق

اسلام نے خواتین کو نہ صرف نکاح میں مرضی کا حق دیا ہے بلکہ انہیں طلاق لینے کا بھی حق دیا ہے، بشرطیکہ وہ شوہر سے مطمئن نہ ہوں۔ ارشاد ربانی ہے:

"فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ"[13]

"اور اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں (شوہر اور بیوی) اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ فدیہ دے کر طلاق لے لے۔"

یہ آیت خلع کے بارے میں ہے، جس میں عورت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ شوہر سے علیحدگی چاہے تو کچھ مال دے کر طلاق لے سکتی ہے۔

۸۔ سماجی شرکت کا حق

اسلام نے خواتین کو سماجی زندگی میں شرکت کی اجازت دی ہے۔ عہد نبوت میں خواتین مختلف سماجی و سیاسی امور میں حصہ لیتی تھیں۔ سیدہ عائشہ سے متعدد احادیث روایت کی گئی ہیں، جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اسلام میں خواتین کو معاشرتی اور علمی میدان میں شرکت کا حق دیا گیا ہے۔

---

[11]۔ البقرہ، ۲: ۲۲۸۔ Al-Baqarah, 2:228

[12]۔ النساء ۴: ۳۲۔ Al-Nisa, 4:32

[13]۔ البقرہ ۲: ۲۲۹۔ Al-Baqarah, 2:229

اسلام نے خواتین کو ایک مکمل اور جامع نظام حقوق دیا ہے، جن میں تعلیم، وراثت، نکاح میں مرضی، عزت و وقار کا تحفظ، معاشرتی شرکت، اور معاشی خود مختاری شامل ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کو وہ حقوق عطا کیے ہیں جو اس سے پہلے کسی بھی معاشرتی نظام نے نہیں دیے تھے۔

جدید دور میں خواتین کے حقوق کا جائزہ: قرآن و سنت کی روشنی میں

جدید دور میں خواتین کے حقوق کا مسئلہ بین الاقوامی سطح پر ایک اہم موضوع بن چکا ہے۔ انسانی حقوق کے چارٹر اور اقوام متحدہ کی کوششوں کے باوجود، دنیا بھر میں خواتین کے حقوق کی پامالی اور صنفی امتیاز کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ اسلام نے چودہ سو سال پہلے خواتین کو جو حقوق دیے، وہ جدید دنیا میں بھی قابل عمل اور اہم ہیں۔ اس مضمون میں ہم ان حقوق کا جائزہ قرآن و سنت کی روشنی میں لیں گے، اور دیکھیں گے کہ جدید دور میں یہ حقوق کس طرح خواتین کو معاشرتی اور قانونی برابری فراہم کرتے ہیں۔

۱۔ تعلیم کا حق:

اسلام میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے، جو جدید دور میں بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"[14]

یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ اسلام نے علم کو مرد اور عورت دونوں پر فرض قرار دیا ہے، جبکہ جدید دنیا میں بھی تعلیم خواتین کی ترقی اور خود مختاری کے لیے بنیادی عنصر ہے۔

۲۔ وراثت میں حق:

اسلام نے خواتین کو وراثت کا حق عطا کیا ہے، جو آج بھی دنیا کے کئی معاشروں میں خواتین کے لیے ایک سنگین مسئلہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا۔"[15]

"مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔"

اسلام میں وراثت کے قوانین خواتین کے لیے مالی خود مختاری کا ذریعہ ہیں، جبکہ جدید دور میں بھی بہت سی جگہوں پر خواتین کو وراثتی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔

---

[14] ۔ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: ۲۲۴۔

Ibn e Majah, *Al-Sunan*, Hadith No.224

[15] ۔النساء، ۴: ۷۔

Al-Nisa, 4:7

۳۔ معاشی خود مختاری:

اسلام نے خواتین کو معاشی حقوق عطا کیے ہیں، جن میں اپنا مال رکھنے اور کاروبار کرنے کا حق شامل ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۗ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ"[16]

"مردوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے۔"

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ خواتین کو اپنی کمائی اور جائیداد پر مکمل اختیار ہے۔ جدید دور میں بھی خواتین کی معاشی خود مختاری ایک بڑا مسئلہ ہے، لیکن اسلام نے انہیں صدیوں پہلے اس کا حق دیا۔

۴۔ نکاح اور طلاق میں اختیار:

اسلام نے خواتین کو نکاح میں اپنی مرضی کا حق دیا ہے، جیسا کہ حدیث میں ذکر ہے:

"کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے۔"[17]

اسی طرح اسلام نے خلع کے ذریعے طلاق کا حق بھی دیا ہے، جس میں عورت کو شوہر سے علیحدگی کا اختیار دیا گیا ہے:

" فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ"[18]

"اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ فدیہ دے کر طلاق لے لے۔"

جدید دور میں خواتین کے نکاح اور طلاق کے حقوق کو تسلیم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، لیکن اسلام نے یہ حقوق پہلے ہی دیے ہیں۔

۵۔ سماجی اور سیاسی حقوق:

اسلام میں خواتین کو سماجی اور سیاسی حقوق دیے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں خواتین علمی اور سیاسی معاملات میں حصہ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں قیادت کی اور متعدد علمی مسائل میں فتوے دیے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خواتین کی سماجی حیثیت کے حوالے سے فرمایا:

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ"[19]

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔"

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ خواتین کو سماجی معاملات میں مکمل شرکت کا حق حاصل ہے۔

---

[16]۔ النساء،۴: ۳۲۔ Al-Nisa, 4:32

[17]۔ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۱۴۲۱۔ Muslim, *Al-Jame Al-Sahih*, Hadith No. 1421

[18]۔ البقرہ،۲: ۲۲۹۔ Al-Baqarah, 2:229

[19]۔ التوبہ،۹: ۷۱۔ Al-Toubah, 9:71

۶۔ عزت اور وقار کا حق:

اسلام نے خواتین کی عزت اور وقار کی حفاظت کو ضروری قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے:

"وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى"[20]

"اور اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو، اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو ظاہر نہ کرو۔"

یہ آیت خواتین کو معاشرتی وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے، اور ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کا حکم دیتی ہے، جو جدید دور میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے ایک اہم موضوع ہے۔

۷۔ کام کرنے کا حق:

اسلام نے خواتین کو کام کرنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ اس کام میں ان کی عزت و عصمت محفوظ رہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خود ایک کامیاب کاروباری خاتون تھیں اور نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں بھی ان کے ساتھ کاروبار کرتی رہیں۔ یہ اسلامی تاریخ کی ایک روشن مثال ہے کہ اسلام نے خواتین کو کام کرنے اور مالی طور پر خود مختار ہونے کا حق دیا۔

جدید دور میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے جن مسائل کا سامنا ہے، ان کا حل اسلام نے چودہ سو سال پہلے فراہم کر دیا تھا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام نے خواتین کو معاشرتی، معاشی، قانونی، اور سماجی حقوق دیے ہیں، جو آج بھی جدید معاشروں میں ان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اسلام نے خواتین کو عزت، احترام، اور برابری کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع فراہم کیا، اور آج کے دور میں بھی ان اصولوں پر عمل کر کے خواتین کے حقوق کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

اسلامی معاشرت میں خواتین کے فرائض: قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام ایک جامع دین ہے جو نہ صرف حقوق پر زور دیتا ہے بلکہ فرائض اور ذمہ داریوں پر بھی توجہ دیتا ہے۔ خواتین کے لیے اسلام میں جہاں حقوق دیے گئے ہیں، وہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ یہ ذمہ داریاں ان کے گھریلو، معاشرتی، اور دینی فرائض کا احاطہ کرتی ہیں۔ خواتین کے فرائض کو قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

ا۔ والدین کی خدمت اور عزت کرنا:

اسلام میں والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید کی گئی ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا"[21]

"اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

---

[20]۔ الاحزاب، ۳۳:۳۳۔ Al-Ahzab, 33:33

[21]۔ الاسراء، ۱۷:۲۳۔ Al-Isra, 17:23

یہ آیت مرد و عورت دونوں کے لیے والدین کی خدمت کا حکم دیتی ہے۔ خواتین پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کریں اور ان کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آئیں۔

۲۔ شوہر کی اطاعت:

اسلام میں عورت کو اپنے شوہر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ اللہ کی نافرمانی میں نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے آگے سجدہ کرے، تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ کرے۔"[22]

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ شوہر کی اطاعت اسلامی معاشرت میں ایک اہم فرض ہے، لیکن یہ اطاعت صرف انہی امور میں ہے جو دین کے مطابق ہوں اور اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

۳۔ بچوں کی تربیت:

اسلامی معاشرت میں عورت کا سب سے اہم فریضہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ہر ایک تم میں سے ذمہ دار ہے، اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی ذمہ دار ہے۔"[23]

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ عورت اپنے بچوں کی اخلاقی، دینی، اور سماجی تربیت کی ذمہ دار ہے۔

4. پردے کا اہتمام:

اسلامی معاشرت میں خواتین کو پردہ کرنے اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ۔"[24]

"اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔"

یہ آیت خواتین کے لیے پردے کی اہمیت اور اس کے فرائض کو واضح کرتی ہے۔ خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنی عزت و وقار کو محفوظ رکھیں اور غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر نہ کریں۔

۵۔ گھریلو ذمہ داریوں کی انجام دہی:

اسلامی معاشرت میں خواتین کی گھریلو ذمہ داریاں بھی اہم ہیں، جن میں گھر کا انتظام اور شوہر کے ساتھ تعاون شامل ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خود گھر کے امور سنبھالے اور نبی اکرم ﷺ نے ان کے اس عمل کو سراہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

22۔ ابن ماجہ، السنن، ۱۸۵۳۔

Ibn e Majah, *Al-Sunan*, Hadith:1853

23۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۸۹۳۔

Bukhari, *Al-Jame Al-Sahih*, H.No. 893

24۔ النور، ۲۴: ۳۱۔

Al-Noor, 24, 31

"فاطمہ رضی اللہ عنہا چکی پیس رہی تھیں اور پانی بھر رہی تھیں۔"[25]

یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ خواتین کے لیے گھریلو ذمہ داریاں انجام دینا ایک اہم فریضہ ہے۔

۶۔ معاشرتی اور دینی فرائض:

اسلامی معاشرت میں خواتین کے فرائض میں دینی عبادات کی پابندی اور معاشرتی زندگی میں مثبت کردار ادا کرنا شامل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔"[26]

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواتین کو گھریلو اور دینی فرائض کے ساتھ ساتھ معاشرتی زندگی میں بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، بشرطیکہ وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔

۷۔ صدقہ اور خیرات کرنا:

اسلام خواتین کو صدقہ اور خیرات کی ترغیب دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے خواتین! صدقہ کیا کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے۔"[27]

یہ حدیث خواتین کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دیتی ہے، اور یہ ایک اہم فریضہ ہے کہ وہ اپنے مال سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

۸۔ حقوق اللہ کی پابندی:

اسلام میں خواتین کے فرائض میں عبادات کی پابندی بھی شامل ہے، جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوۃ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَاٰتُوا الزَّكَاةَ۔"[28]

"اور نماز قائم کرو، اور زکوۃ دو۔"

یہ آیت خواتین اور مرد دونوں کو عبادات کی اہمیت یاد دلاتی ہے، اور یہ خواتین پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنے دینی فرائض کو انجام دیں۔

اسلامی معاشرت میں خواتین کے فرائض گھریلو، دینی، اور سماجی ذمہ داریوں پر مشتمل ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ان فرائض کو ادا کرنا خواتین کی دینی اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اسلام نے خواتین کو بلند مقام دیا ہے، اور ان فرائض کی ادائیگی انہیں معاشرتی اور دینی طور پر مضبوط بناتی ہے۔

25۔ احمد بن حنبل، المسند، بیروت: دار صادر، ۱۹۹۷ء، رقم الحدیث: ۶۷۳۔
Ahmad bin Hambal, *Al-Musnid*, Beirut: Dar Saadar, 1997, Hadith No.673

26۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۵۲۰۰۔
Bukhari, *Al-Jame Al-Sahih*, H.No.5200

27۔ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۸۰۔
Muslim, *Al-Jame Al-Sahih*, H.No.80

28۔ البقرہ، ۲: ۴۳۔ Al-Baqarah, 2:43

جدید دور میں اسلامی حقوق اور فرائض کی عملی تعبیر

اسلامی حقوق اور فرائض کا تصور قدیم دور سے موجود ہے، لیکن جدید دور میں ان کی تعبیر اور ان پر عمل درآمد ایک اہم موضوع بن چکا ہے۔ معاشرتی تبدیلیوں، قانونی اصلاحات، اور خواتین کے حقوق کے عالمی معیارات نے اسلامی تعلیمات کی عملی تعبیر پر اثر ڈالا ہے۔ اس مضمون میں، ہم اسلامی حقوق اور فرائض کی جدید دور میں عملی تعبیر کو قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھیں گے۔

۱۔ تعلیم کا حق:

اسلام میں تعلیم کا حق ہر فرد، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، کو دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"[29]

جدید دور میں، یہ حق خواتین کے لیے بھی بہت اہم ہے۔ مختلف اسلامی ممالک میں خواتین کی تعلیم کی فروغ کے لیے کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں، جیسے کہ تعلیمی پروگرامز، اسکالرشپ، اور خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے خصوصی سکیمیں۔

۲۔ صحت کا حق

اسلام نے صحت کے حق کو بھی اہمیت دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ"[30]

"اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال دو۔"

جدید دور میں صحت کی خدمات، خاص طور پر خواتین کی صحت کے لیے، اسلامی تعلیمات کے مطابق مہیا کی جا رہی ہیں۔ کئی اسلامی ممالک میں خواتین کی صحت کے حوالے سے خاص پروگرامز اور کلینکس قائم کیے جا رہے ہیں تاکہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھ سکیں۔

۳۔ معاشی خودمختاری

اسلام نے خواتین کو معاشی حقوق عطا کیے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ"[31]

"مردوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے۔"

جدید دور میں، خواتین کو مالی طور پر خود مختار بنانے کے لیے مختلف پروگرامز چلائے جا رہے ہیں۔ بینکوں میں خواتین کے لیے خاص قرضے اور کاروباری مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں، جو کہ ان کی معاشی خودمختاری کی عملی تعبیر ہے۔

---

[29] ۔ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: ۲۲۴۔
Ibn e Majah, *Al-Sunan*, Hadith:224

[30] ۔البقرہ، ۲: ۱۹۵۔
Al-Baqarah, 2:195

[31] ۔النساء، ۴: ۳۲۔
Al-Nisa, 4:32

۴۔ نکاح اور طلاق

اسلام میں نکاح اور طلاق کے معاملات میں خواتین کے حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے۔"[32]

جدید دور میں، بہت سی اسلامی ممالک میں خواتین کو نکاح اور طلاق کے حوالے سے قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے فیملی کورٹ کا نظام بھی قائم کیا گیا ہے۔

۵۔ سماجی اور سیاسی شرکت

اسلام میں خواتین کو سماجی اور سیاسی امور میں شرکت کا حق دیا گیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ"[33]

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔"

جدید دور میں، خواتین کے لیے سیاست میں شمولیت کے مواقع بڑھ رہے ہیں، جیسے کہ انتخابی عمل میں حصہ لینا اور پارلیمنٹ میں نمائندگی۔ کئی اسلامی ممالک میں خواتین اہم سیاسی عہدوں پر فائز ہو رہی ہیں، جو کہ اسلامی تعلیمات کی عملی تعبیر ہے۔

۶۔ خواتین کے حقوق کی بین الاقوامی تحفظ

اسلامی حقوق اور فرائض کی عالمی سطح پر شناخت اور تحفظ بھی ایک اہم پہلو ہے۔ اسلام نے خواتین کے حقوق کو عالمی انسانی حقوق کے دائرے میں شامل کیا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ۔"[34]

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔"

جدید دور میں، خواتین کے حقوق کی عالمی سطح پر شمولیت اور انہیں تحفظ دینے کے لیے مختلف بین الاقوامی معاہدے، جیسے کہ "بیجنگ پلیٹ فارم" اور "سی ڈی پی اے" شامل ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

۷۔ دینی فرائض کی انجام دہی:

اسلام میں دینی فرائض کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔"[35]

32۔ مسلم، الجامع الصحیح: 1421۔

Muslim, *Al-Jame Al-Sahih*, H.No.1421

33۔ التوبہ، ۹: ۷۱۔ Al-Toubah,9:71

34۔ الاسراء، ۱۷: ۷۰۔ Al-Asraa,17:70

35۔ البقرہ، ۲: ۴۳۔ Al-Baqarah, 2:43

"اور نماز قائم کرو،اور زکوٰۃ دو۔"

جدید دور میں، خواتین اپنی دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں، جیسے کہ جماعتی عبادات، زکوٰۃ کی ادائیگی، اور دینی تعلیمات کی ترویج۔

۸۔ حقوق کی آگاہی:

جدید دور میں، اسلامی حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے مختلف تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگوں! میں نے تمہیں پیغام دیا ہے، تو اسے پہنچادو۔"[36]

یہ تعلیمات آج کی دور میں خواتین کے حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے رہنما ہیں، تاکہ انہیں اپنے حقوق کی پہچان ہو اور وہ انہیں حاصل کر سکیں۔

جدید دور میں اسلامی حقوق اور فرائض کی عملی تعبیر ایک اہم ضرورت ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں، اسلامی تعلیمات میں موجود حقوق اور فرائض کی ترویج اور عمل درآمد آج کی خواتین کے لیے نہایت اہم ہے۔ اسلامی معاشرت میں خواتین کے حقوق کی پامالی کے مسائل کا حل، ان کی تعلیم، صحت، معاشی خود مختاری، اور سماجی شرکت کے ذریعے ممکن ہے۔ ان اسلامی اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے، ہم ایک ایسی معاشرت کی تشکیل کر سکتے ہیں جہاں خواتین کو ان کے حقوق اور فرائض کی مکمل آگاہی ہو۔

خلاصہ بحث:

اسلامی معاشرت میں خواتین کا کردار تاریخی اور عصری دونوں لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام نے خواتین کو حقوق عطا کیے جو ان کی عزت و وقار کو بحال کرتے ہیں، جیسے تعلیم، معاشی خود مختاری، اور وراثت کے حقوق۔ جدید دور میں، خواتین نے تعلیم اور معاشی میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، حالانکہ انہیں اب بھی بعض چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے صنفی امتیاز اور معاشرتی دباؤ۔

عورت کو خاندان کی پرورش اور بچوں کی تربیت کا اہم فریضہ سونپا گیا ہے، اور اسلامی تعلیمات میں ان کے سماجی فرائض کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق کی سمجھ ہو اور وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کو بھی نبھائیں۔

آج کے دور میں اسلامی حقوق اور فرائض کی عملی تعبیر کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلامی اصولوں کو بہتر طریقے سے سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ خواتین کے حقوق کی بہتر فراہمی اور فرائض کی وضاحت کے ذریعے، وہ معاشرت میں اپنے مقام کو مزید مضبوط بنا سکتی ہیں، جو کہ اسلامی معاشرت کی حقیقی روح کی عکاسی کرتا ہے۔

---

[36] بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۷۵۹۔

Bukhari, *Al-Jame Al-Sahih*, H.No.6759